لمبی امیدوں کے نقصانات

Lambi Umeedon kay Nuqsanat

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا سنتوں بھرا بیان

Books.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مَسجِد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتِکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

درود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: "جس نے مجھ پر سو (100) مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شُہَداء کے ساتھ رکھے گا۔" (مجمع الزوائد، ج ١٠، ص ٢٥٣، حدیث: ١٧٢٩٨)

ہوں درود وسلام آقا لب پر مُدام
ہر گھڑی دم بدم تاجدارِ حرم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ٦/١٨٥، حدیث: ٥٩٤٢

دو مَدَنی پھول: (١) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(٢) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

www.dawateislami.net

بَیان سُننے کی نِیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تَعظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نِیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: "بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً (بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۲/۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱) یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا۔ ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقت دل کے اِخلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مقصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز علاقائی دَورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغبت دِلاؤں گا۔ ❀ قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نظر کی حِفاظت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

لمبی امید کے خاتمے کا انعام:

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 413 صفحات پر مشتمل کتاب "**عُیونُ الحکایات**" کے صفحہ نمبر 348 پر ہے:

بَصرہ کے بادشاہ نے اُمورِ سلطنت کو خَیر باد کہہ کر زُہد وتقویٰ کی راہ اِختیار کی، لیکن دوبارہ سلطنت وحکومت کی طرف مائل ہوا اور عیش وعشرت میں باقی زِندگی بسر کرنے کی ٹھان لی۔ اس نے ایک شاندار محل بنوایا، جس میں اَعلیٰ قسم کے قالین بچھوائے اور ہر طرح کے سازوسامان سے اس عظیمُ الشّان محل کو آراستہ کرایا اور ایک کمرہ مہمانوں کے لئے خاص کر دیا، وہاں عُمدہ بستر بچھائے جاتے، اَنواع واَقسام کے کھانے چُنے جاتے۔ وہ بادشاہ لوگوں کو بُلاتا، عظیمُ الشّان محل اور بادشاہ کی شان وشوکت دیکھ کر لوگ خُوب تعریف وخُوشامد کرتے۔ یہ سلسلہ کافی عرصہ تک چلتا رہا، بادشاہ دُنیا کی رنگینیوں میں گم ہو چکا تھا، اس کے اس عظیمُ الشّان محل میں ہر طرح کے آلاتِ موسیقی اور لَہو ولَعِب کا سامان تھا۔ وہ ہر وَقْت دُنیوی خُرافات میں مگن رہتا۔ ان مَشاغل نے اسے طُولِ اَمَل یعنی لمبی اُمید کے تباہ کُن باطنی مرض میں مُبتلا کر دیا۔ ایک دن اس نے اپنے خاص وزیروں، مُشیروں اور عزیزوں کو بُلا کر کہا: تم اس عظیمُ الشّان محل میں میری خُوشیوں کو دیکھ رہے ہو، دیکھو! میں یہاں کتنا پُر سُکون ہوں، میں چاہتا ہوں کہ اپنے تمام بیٹوں کیلئے بھی ایسے ہی عظیمُ الشّان محلّات بنواؤں، تم لوگ چند دن میرے پاس رُکو، خوب عیش کرو اور مزید محلّات بنانے کے بارے میں مُفید مشورے دو، تاکہ میں اپنے بیٹوں کے لئے بہترین محلّات بنانے میں کامیاب ہو جاؤں۔ چنانچہ وہ لوگ اس کے پاس رہنے لگے۔ ایک رات بادشاہ سمیت تمام لوگ لَہو ولَعِب میں مشغول تھے کہ محل کی کسی جانب سے ایک غیبی آواز نے سب کو چونکا دیا، کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا:

"اے اپنی موت کو بُھول کر عمارت بنانے والے! لمبی لمبی اُمیدیں چھوڑ دے، کیونکہ موت لکھی

www.dawateislami.net

جاچکی ہے۔ لوگ خواہ خُود ہنسیں یا دوسروں کو ہنسائیں، بہر حال موت ان کیلئے لکھی جاچکی ہے اور بہت زِیادہ اُمید رکھنے والے کے سامنے تیار کھڑی ہے۔ ایسے مکانات ہر گز نہ بنا، جن میں تجھے رہنا ہی نہیں، تُو عبادت وریاضت اِختیار کرتا کہ تیرے گُناہ مُعاف ہوجائیں۔"

اس غیبی آواز نے بادشاہ اوراس کے تمام ہمراہیوں کو خوف میں مُبتلا کر دیا۔ بادشاہ نے اپنے دوستوں سے کہا: جو غیبی آواز میں نے سُنی کیاتم نے بھی سُنی ؟ سب نے یک زباں ہو کر کہا: جی ہاں! ہم نے بھی سُنی ہے۔ بادشاہ نے کہا: جو چیز میں محسوس کر رہاہوں، کیاتم بھی محسوس کر رہے ہو ؟ پُوچھا: آپ کیا محسوس کر رہے ہیں ؟ اس نے کہا: میں اپنے دل پر کچھ بوجھ سا محسوس کر رہاہوں، مجھے لگتاہے کہ یہ میری موت کا پیغام ہے۔ لوگوں نے کہا: ایسی کوئی بات نہیں، آپ کی عمر درازاور اِقبال بُلند ہو، آپ پریشان نہ ہوں۔ اس غیبی آواز نے بادشاہ کے دل سے لمبی لمبی اُمیدوں کا خاتمہ کر دیا، اسے عیش وعشرت کے تمام منصوبے حقیر نظر آنے لگے، فکرِ آخرت کا اس پر غلبہ ہوا، اس کے دل سے خواہشات کی آگ بجھ گئی اور وہ گُناہ چھوڑنے کا عزم کرتے ہوئے، بارگاہِ خُداوندی میں یُوں عرض گزار ہوا: "اے میرے پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ! میں تجھے اور یہاں مَوْجُود تیرے بندوں کو گواہ بناکر تیری طرف رُجُوع کرتا اور اپنے تمام گُناہوں اور زِیادتیوں پر نادِم ہو کر توبہ کرتاہوں۔ اے میرے خالق عَزَّوَجَلَّ! اگر تُو مجھے دُنیامیں کچھ مُدّت اور باقی رکھنا چاہتاہے تو مجھے دائمی اِطاعت وفرمانبرداری کی راہ پر چلادے اور اگر مجھے موت دے کر اپنی طرف بُلانا چاہتاہے تو مجھ پر کرم کر دے اور اپنے کرم سے میرے گُناہوں کو بخش دے۔" بادشاہ اسی طرح مصروفِ اِلتجار ہا اور اس کا دَرْد بڑھتا گیا، پھر اس نے ان کلمات کی تکرار شُروع کر دی: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! موت، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! موت۔ بس یہی کلمات اس کی زبان پر جاری تھے کہ اس کی رُوح پرواز کر گئی۔ اس دَور کے فُقہاءِ کرام رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْن فرمایا کرتے تھے: اس بادشاہ کا خاتمہ توبہ پر ہوا۔

(موسوعۃ ابن ابی الدنیا، قصر الامل، ۳/۳۶۱، رقم: ۲۷۱، عیون الحکایات، الحکایۃ الثالثۃ والسبعون۔۔۔ الخ، ص ۴۰۳ ملخصا)

www.dawateislami.net

خُدایا بُرے خاتمے سے بچانا
پڑھوں کلمہ جب نکلے دم یاالٰہی
گناہوں کی عادت بڑھی جارہی ہے
کرم یا الٰہی کرم یاالٰہی

(وسائلِ بخشش، ص۱۱۱،۱۱۰)

لمبی امید گناہوں کی جڑ ہے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے بادشاہ کو لمبی اُمید نے کس طرح فانی دُنیا کی عیش و عشرت کا عادی بنا کر دُنیوی لَذَّتوں میں بدمَسْت کر دیا، اسی لمبی اُمید کے جال میں پھنس کر وہ قبر کی وحشتوں سے بے نیاز، پُر رونق محلات کی تعمیرات اور کھیل کُود کے آلات میں مشغول ہوا، دوستوں کی بے فائدہ صحبت اور خادِموں کی خُوشامدانہ خدمت کے نَشے میں قبر کی تنہائی کو یکسر بُھول بیٹھا، لیکن جیسے ہی دل سے لمبی اُمیدوں کی آگ بُجھی ،غَفلت کا اندھیرا دُور ہوا، تو اُس کا دل توبہ کی جانب مائل، گُناہوں سے بیزار اور دُنیا سے اُچاٹ ہو گیا۔ واقعی لمبی اُمیدوں کی آفت، انسان کو دُنیا و آخرت میں کئی طرح کی مصیبتوں میں مُبتلا کر دیتی ہے، نفس و شیطان اسے توبہ کی اُمید دِلا کر اپنے جال میں پھنسا لیتے ہیں، یُوں بندہ گُناہوں پر دلیر ہو جاتا ہے اور بعض اَوقات گُناہوں پر دلیری بُرے خاتمے کا سبب بن جاتی ہے ۔یاد رکھیے! لمبی اُمید تمام گُناہوں کی جڑ اور انسان کی تباہی و بربادی کا ایک سبب ہے، چُنانچہ

نبیِ اکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: **اَوَّلُ فَسَادِھَا اَلْبُخْلُ وَالْاَمَلُ** یعنی اس اُمَّت کا پہلا فساد بُخل اور لمبی اُمید ہے۔(مشکاۃ المصابیح، ۲/۲۶۰، حدیث: ۵۲۸۱)اس روایت کے تحت مُفسّرِ شہیر حکیمُ الاُمّت مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یعنی مُسلمان کا پہلا گُناہ، جو دُوسرے گُناہوں کی جڑ ہے وہ یہ دو(2) چیزیں ہیں: (۱) بُخل جڑ ہے خُون ریزی و

www.dawateislami.net

فَساد کی (۲) لمبی اُمیدیں جڑ ہیں، غفلت و گناہوں کی۔ انسان بڑھاپے میں بھی یہ سوچتا ہے کہ ابھی عُمر بہت ہے، نیکیاں آئندہ کرلیں گے، اسی خیال میں رہتے ہیں کہ موت آجاتی ہے۔(مراۃ المناجیح،۷/۹۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

لمبی اُمید سے کیا مراد ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح ظاہری اَمراض سے بچنے کے لیے بُنیادی معلومات کا ہونا لازِمی ہے، اسی طرح باطنی اَمراض سے حفاظت کے لیے بھی علم ضروری ہے، لہٰذا لمبی اُمید کی یہ تعریف خُوب ذِہن نشین فرمالیجئے: **جن چیزوں کا حُصُول بہت مُشکل ہو، ان کے لیے لمبی اُمیدیں باندھ کر زِندگی کے قیمتی لمحات ضائع کرنا، طُولِ اَمَل یعنی لمبی اُمید** کہلاتا ہے۔

(فیض القدیر، حرف الھمزۃ، ۱/۲۷۷، حدیث:۲۹۴)

لمبی اُمید کے نُقصانات:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لمبی اُمید سے مُتعلِّق **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پارہ 14 سُوْرَۃُ الْحِجر کی آیت نمبر 3 میں ارشاد فرماتا ہے:

ذَرْهُمْ يَأْكُلُوْا وَ يَتَمَتَّعُوْا وَ يُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۳﴾	تَرْجَمۂ کنز الایمان: انہیں چھوڑو کہ کھائیں اور بَرتیں اور اُمید انہیں کھیل میں ڈالے تو اب جانا چاہتے ہیں۔

صدرُ الافاضل حضرتِ علامہ مولانا سَیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: اس میں تنبیہ ہے کہ لمبی اُمیدوں میں گرفتار ہونا اور لذّاتِ دُنیا کی طلب میں غرق ہو جانا، ایماندار کی شان نہیں۔ حضرت علی مُرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: لمبی اُمیدیں آخرت کو بُھلاتی ہیں اور خواہشات کا اِتّباع، حق سے روکتا ہے۔

www.dawateislami.net

تین(3)فرامینِ مصطفٰے

آیئے! لمبی اُمیدوں کی آفات سے مُتَعَلِّق تین(3)فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں چنانچہ،

1. "چھ (6)چیزیں عمل کو ضائع کر دیتی ہیں:(۱)مخلوق کے عُیُوب کی ٹوہ میں لگے رہنا(۲)دل کی سختی(۳)دُنیا کی مَحَبَّت(۴)حَیا کی کمی(۵)لمبی اُمید اور(۶)حد سے زِیادہ ظُلم۔"(کنز العمال، کتاب المواعظ، قسم الاقوال، الفصل السادس، ۱۶/۳۶، حدیث:۴۴۰۱۶)
2. عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کی خواہشات کو کمزور کر دے اور موت کے بعد آنے والی زندگی کے لئے نیک عمل کرے اور عاجز ولاچار وہ ہے، جو نفسانی خواہشات کی پیروی کرے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے لمبی اُمیدیں رکھے۔"(شعب الایمان، باب فی الزھد وقصر الامل، الحدیث:۱۰۵۴۶، ۷/۳۵۰)
3. "مجھے اپنی اُمَّت پر جن چیزوں کا خوف ہے، ان میں سے خوفناک چیز نَفسانی خواہش اور لمبی اُمید ہے۔"(الکامل فی ضعفاء الرجال، علی بن ابی علی، ۶/۳۱۶)

لمبی امید نیک بننے میں رکاوٹ ہے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! طویل عمر پانے کی لمبی اُمید نمازیں قضا کرواتی ہے، زکوٰۃ اور فرض حج کی اَدائیگی میں تاخیر کرواتی ہے، ہمیشہ آسائش بھری زِندگی پانے کی لمبی اُمید دُکھ، تکلیف اور مَشَقَّت میں مُبتلا کر دیتی ہے، لمبی اُمیدیں انسان کے دل میں مال و دولت کی ہَوَس پیدا کرتی ہیں، لمبی اُمیدیں ہی بُلند وبالا عمارتیں تعمیر کرنے پر اُبھارتی ہیں، لمبی اُمیدیں ہی انسان کے دل سے بروزِ قیامت بارگاہِ الٰہی میں اپنے ہر عمل کا جواب دینے کا ڈر اور بُرے خاتمے کا خوف نکال دیتی ہیں، انسان لمبی اُمیدوں میں پڑ کر ہی مُسلمانوں سے بُغض و عَداوت رکھتا ہے، توبہ کرنے کی اُمید پر غیبت، چُغلی، حسد، تکبر جیسے باطنی گُناہوں

www.dawateislami.net

میں جا پڑتا ہے اور شیطان اس کے دل پر حکومت کرتا ہے۔(موسوعۃ ابن ابی الدنیا، قصر الامل، ۳/۳۲۸، رقم:۱۰۳) لمبی اُمیدوں کی وجہ سے نیکیاں کرنا دُشوار ہو جاتا ہے جیسا کہ

حضرت سیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: لمبی اُمیدیں نیکی وطاعت کی راہ میں رُکاوٹ ہیں، نیز ہر فتنے اور شر کا باعث ہیں، لمبی اُمیدوں میں مُبتلا ہو جانا، ایک مرض ہے جو لوگوں کو اور بہت سے اَمراض میں مُبتلا کرتا ہے۔(منہاج العابدین، ص۱۱۸، ملخصا)

چھ (6) آزمائشیں!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لمبی اُمید انسان کو چھ (6) آزمائشوں میں مُبتلا کر دیتی ہے:

پہلی آزمائش: لمبی اُمید انسان کو غافل اور سُست بنا دیتی ہے، یہی وجہ ہے کہ نیکی کرنے سے قبل ہی دل میں یہ خیال جَم جاتا ہے کہ "ابھی تھوڑی دیر بعد کرلوں گا، ابھی کافی وَقت ہے، عبادت کا موقع فوت نہیں ہونے دُوں گا۔" یُوں سُستی کرکے بندہ نیکی کا موقع ضائع کر دیتا ہے۔(منہاج العابدین، ص۸۱)

دوسری آزمائش: لمبی اُمید انسان کو بدعملی کا شکار کر دیتی ہے، جیسا کہ حضرت داوٗد طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بالکل سچ فرمایا ہے: جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی وعید سے ڈرتا ہے، وہ دُور کو بھی نزدیک خیال کرتا ہے، اور جو لمبی اُمیدوں میں مُبتلا ہو جاتا ہے وہ بداَعمالی کا شکار ہو جاتا ہے۔(منہاج العابدین، ص۸۱)

تیسری آزمائش: لمبی اُمید کی وجہ سے نیکی کرنا دُشوار ہو جاتا ہے، چنانچہ حضرت یحییٰ بن معاذ رازی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: "دُنیا کی اُمیدیں" انسان کو ہر نیک کام سے کاٹ دیتی ہیں، "طمع ولالچ" ہر حق سے انسان کو روک دیتا ہے، "صبر" بھلائی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور نَفسِ اَمّارہ ہر شر اور بُرائی کی طرف بُلاتا ہے۔(منہاج العابدین، ص۸۱)

چوتھی آزمائش: لمبی اُمید توبہ میں ٹال مٹول کا عادی بنا دیتی ہے، جس کی بناء پر دل میں یہ خیالات پیدا

ہوتے ہیں: ”ابھی توبہ کرلوں گا، ابھی کافی وَقْت ہے، میں ابھی جوان ہوں، میں ابھی کم عُمر ہوں، توبہ ہر وَقْت میرے اختیار میں ہے، جب چاہوں گا، کرلوں گا۔“ (منہاج العابدین، ص ۸۱)

پانچویں آزمائش: لمبی اُمید میں مُبتلا ہونے کی وجہ سے دل سخت ہو جاتا ہے، پھر نیکی کا جذبہ کم ہوتا چلا جاتا ہے، گُناہوں کی کثرت بڑھ جاتی ہے، حرص و لالچ میں اِضافہ ہو جاتا ہے، دل فکرِ آخرت سے غافل ہو کر دُنیوی عیش و آرام کا عادی بن جاتا ہے۔ (منہاج العابدین، ص ۸۲، ملخصًا)

چھٹی آزمائش: لمبی اُمید انسان کو موت سے غافل کر دیتی ہے، چنانچہ مروی ہے کہ نبیِ رحمت، شَفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تین (3) لکڑیاں لیں، ایک اپنے سامنے گاڑی، دُوسری اس کے برابر میں جبکہ تیسری کچھ دُور، پھر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے ارشاد فرمایا: ”تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟“ اُنہوں نے عرض کی: اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: ”ایک لکڑی انسان اور دوسری موت ہے جبکہ دُور والی اُمید ہے، انسان اُمید کی جانب ہاتھ بڑھاتا ہے۔ مگر اُمید کے بجائے موت اسے اپنی جانب کھینچ لیتی ہے۔ (موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب قصر الامل، ۳/۳۰۶، رقم: ۱۰)

دِل سے الفتِ دنیا بالیقیں نکل جاتی
خار ان کے صَحرا کا دل میں گر اُتَر جاتا
لازمی ہے ہر صورت چھوڑنا گناہوں کا
بھائی موت سے پہلے کاش! تُو سدھر جاتا

(وسائلِ بخشش، ص157،156)

اَہَم نصیحت!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خُود کو موت کے قریب تَصَوُّر کیجئے، اپنے اُن عزیز و اَقارِب

www.dawateislami.net

اور دوستوں کو یاد کیجئے، جنہیں موت نے آدبوچا اور آج وہ منوں مٹّی تلے دَفن ہیں۔ لمبی اُمیدوں سے مُتَعَلِّق ایک ناصح (یعنی نصیحت کرنے والے) کی نصیحت سُنئے چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا ابُو زَکَرِیّا تَیمِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے منقول ہے کہ اُموی خلیفہ سلیمان بن عبدُالملک مسجدِ حرام میں بیٹھا تھا کہ اس کے پاس ایک پتھر لایا گیا، جس پر کچھ تحریر تھا، لہٰذا کسی پڑھنے والے کو تلاش کیا گیا تو حضرت سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تشریف لائے، اس پر کچھ یُوں لکھا تھا: اے اِبْنِ آدم! اگر تو زندگی سے قریب چیز موت کو دیکھ لے تو ضرور لمبی اُمیدوں سے کنارہ کرے گا اور اپنے عمل کو بڑھائے گا نیز تیری حرص اور کوششیں کم ہو جائیں گی اور اگر تیرے قدم پھسل گئے تو کل بروزِ قیامت تجھے ندامت ہو گی، تیرے گھر والے اور پڑوسی تجھے قَبْر کے حوالے کر دیں گے، والدین اور رشتہ دار دُور ہو جائیں گے، اَولاد چھوڑ دے گی اور تُو دُنیا کی طرف لوٹ کر آسکے گا نہ نیکیوں میں اضافہ کر سکے گا، لہٰذا حسرت و ندامت طاری ہونے سے پہلے ہی قیامت کے دن کے لئے تیاری کر لے۔ یہ سُن کر سلیمان بن عبدُالملک خُوب رویا۔ (احیاء العلوم، ۵/ ۱۹۹)

قبر میں میّت اُترنی ہے ضرور
جیسی کرنی ویسی بھرنی ہے ضرور

لمبی امیدیں نہ رکھنے کی فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لمبی اُمیدیں نہ رکھنے کی برکت سے ہدایت نصیب ہوتی ہے، چُنانچہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص دُنیا میں رَغبَت کرے گا اور اس میں لمبی لمبی اُمیدیں باندھے گا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کے دل کو دُنیا میں رغبت کے حساب سے اندھا کرے گا اور جو شخص دُنیا سے بے رغبتی کرے گا اور اپنی اُمیدوں کو کم کرے گا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کو بغیر سیکھے علم عطا کرے گا

www.dawateislami.net

اور بغیر کسی کی رہنُمائی کے ہدایت عطا فرمائے گا۔ (کنز العمال،۳/ ۸۲، الجزء الثالث،۶۱۹۱)

غفلت کا علاج:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُنیاوی اُمیدوں میں کمی سے غفلت طاری نہیں ہوتی، انسان گُناہ پر دلیر نہیں ہوتا، توبہ میں جلدی کرتا ہے اور ہر وَقت اپنی موت کو پیشِ نظر رکھتا ہے، یہی وجہ ہے کہ بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن خُود کو لمبی اُمیدوں سے بچایا کرتے، اس سلسلے میں تین (3) حکایات سُنئے:

حکایت: حضرت سیِّدُنا محمد بن ابُو توبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے نماز کے لئے اِقامت کہی اور مجھ سے فرمایا: ”آگے بڑھ کر نماز پڑھاؤ۔“ میں نے عرض کی: ”یہ ایک ہی نماز پڑھاؤں گا، اس کے علاوہ کوئی نماز نہیں پڑھاؤں گا۔“ یہ سُن کر اُنہوں نے فرمایا: ”تم اپنے دل میں دوسری نماز کے بارے میں سوچ رہے ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں لمبی اُمیدوں سے بچائے کہ یہی نیک اعمال میں رُکاوٹ بنتی ہیں۔“ (احیاء العلوم،۵/ ۲۰۰)

حکایت: حضرت سَیِّدُنا صفوان بن سلیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مسجد ہی میں رہتے، جب مسجد سے نکلتے تو روتے ہوئے یہ فرماتے: مجھے یہ خوف ہے کہ دوبارہ مسجد نہ لوٹ سکوں گا۔

(موسوعۃ ابن ابی الدنیا، قصر الامل،۳/ ۳۱۷، رقم: ۶۲)

حکایت: کسی شخص نے حضرت زرارہ بن اوفٰی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بعدِ وفات خواب میں دیکھ کر پوچھا: ”اے برزخ میں بسنے والو! تمہارے نزدیک کون سا عمل بہتر ہے؟“ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواب دیا۔ ”رِضائے الٰہی اور اُمیدوں کو کوتاہ رکھنا (یعنی مختصر سمجھنا)۔“ (احیاء العلوم،۵/ ۲۶۴)

کچھ نیکیاں کما لے جلد آخرت بنا لے
کوئی نہیں بھروسا اے بھائی! زِندگی کا

www.dawateislami.net

(وسائلِ بخشش، ص178)

سیِّدُنا داوٗد طائی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نصیحت:

حضرت سیِّدُنا ابُو محمد بن علی زاہد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: ہم کُوفہ میں ایک جنازے میں شریک ہوئے، اس میں حضرت سیِّدُنا داوٗد طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی شریک تھے، جب لوگ میت کو دَفنانے لگے تو آپ ایک جانب بیٹھ گئے، میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آیا اور قریب بیٹھا تو آپ نے فرمایا: جو وعدۂ عذاب کا خوف رکھتا ہے، دُور کی چیز بھی اس کے قریب آجاتی ہے اور جس کی اُمیدیں زیادہ ہوں، اس کا عمل کم ہو جاتا ہے اور ہر آنے والی چیز (یعنی موت) قریب ہی ہے، اے میرے بھائی! یاد رکھو کہ جو چیز تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد سے غافل کرے، وہ تمہارے لئے منحوس ہے، یہ بھی جان لو! دُنیا والے قبر والوں کی طرح ہیں کہ جو ہاتھ سے نکل جاتا ہے، اس پر افسوس کرتے ہیں اور جو کچھ آگے کے لئے جمع کر کے رکھتے ہیں، اس پر خُوش ہوتے ہیں، البتہ فرق صرف اتنا ہے کہ جس چیز پر قبر والے افسوس کرتے ہیں، دُنیا والے اس کی خاطر مُقابلہ اور قتل وغارَت گری کرتے ہیں اور عدالت میں اس کے لئے مُقدّمہ لڑتے ہیں۔ (احیاء العلوم، ۵/۲۰۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے آخرت کی تیاری کیلئے نیکیوں میں اِسی طرح مصروف نظر آتے ہیں، جیسے کوئی ظاہر شناس انسان اس دُنیائے فانی کی آبادکاری کے لئے ہر لمحہ بے قرار دکھائی دیتا ہے اور جس طرح اسے خوف ہوتا ہے کہ اگر میں نے ذرا بھی غفلت کی تو اپنے ہمسروں سے بہت پیچھے ہو جاؤں گا، تھوڑی سی بُھول چُوک ہوئی، تو میرا مُتوقّع نفع (ملنے والا فائدہ) خسارے میں تبدیل ہو جائے گا، اسی طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کو یہ خوف لاحق ہوتا ہے کہ اگر وہ دُنیاوی لذّات اور آسائشوں میں کھو گئے تو اَبدی زندگی ویران ہو سکتی ہے۔ وہ اَبدی زندگی

جو کبھی ختم ہونے والی نہیں، ساٹھ (60) یا ستّر (70) سالہ دُنیاوی زندگی کی رَعنائیوں، لَذّتوں اورآسائشوں میں پھنس کر اس حیاتِ دائمی کو بے رونق و بے کیف بنانا، یقیناً بے عقلی اور جنون ہے۔ فکرِ آخرت کے سبب انہیں نہ تو دُنیاکے عالیشان محلّات بھاتے ہیں اور نہ مال و دولت انہیں اپنی جانب مُتوجِّہ کرتی ہے۔ دراصل ان کی نگاہیں تو اپنے خالق ومالک عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پر جمی ہوتی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے آج بھی دُنیا سے بے رغبتی اور نااُمیدی کی ایسی مثالیں مَوْجُود ہیں، جن کے واقعات مُلاحَظہ کرنے کے بعد بُزرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن کی یاد تازہ ہو جاتی ہے، "اس سلسلے میں مُفتی دعوتِ اسلامی کا طرزِ زندگی سماعت کیجئے"۔

مُفتیِ دعوتِ اسلامی کے واقعات

❀ مُفتیِ دعوتِ اسلامی ابُو عمر مُفتی محمد فارُوق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عادتِ مُبارَکہ تھی کہ اپنی الماری میں کپڑوں کے صرف چار (4) جوڑے رکھتے، رَبیعُ الاوّل شریف میں نئے کپڑے سلواتے تو پُرانے کسی کو دے دیتے۔ اِنتقال سے کچھ عرصہ قبل جب پنجاب تشریف لے گئے، تو اپنے تمام جوڑے ساتھ لے گئے اور تقسیم کر دیئے۔

❀ جامعۃُ المدینہ ہو یا دارُ الافتاء، مُفتیِ دعوتِ اسلامی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کبھی تنخواہ بڑھانے کا مُطالَبہ نہیں کیا۔ مرکزی مجلسِ شُوریٰ کے نگران حضرت مولانا حاجی ابُو حامد محمد عمران عطاری مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی کا بیان ہے کہ "حال ہی میں (یعنی ان کی وفات سے کچھ عرصہ قبل) ان کا مُشاہَرہ بڑھا تھا، تو یہ میرے گھر خُود تشریف لائے۔ اِنتہائی پریشانی کے عالَم میں تھے۔ مجھ سے فرمانے لگے کہ میری تنخواہ کافی بڑھ گئی ہے، مجھے اس زائد رقم کی حاجت نہیں ہے، لہٰذا مجھ پر کرم کیا جائے اور میرا مُشاہَرہ نہ بڑھایا جائے۔"

❀ اپنے انتقال سے کچھ عرصہ قبل مُفتیِ دعوتِ اسلامی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی اسکوٹر اور لیپ ٹاپ (Lap top) کمپیوٹر وغیرہ سب بیچ دیا تھا اور فرمایا کہ اب مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔

www.dawateislami.net

❀ مُفتیِ دعوتِ اسلامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک مرتبہ کرائے پر مکان لینا چاہ رہے تھے تو کسی نے مشورہ دیا کہ آپ مکان خرید کیوں نہیں لیتے ؟ تو فرمایا کہ مختصر زندگی ہے، کرائے کا مکان ہی کافی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گُناہوں کی عادت سے جان چُھڑانے اور لمبی اُمیدوں سے نجات پانے، سُنّتیں اَپنانے اور اپنا سینہ عشقِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مدینہ بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے سَدا بہار مدنی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہئے۔ گناہوں کی دَلدل سے نکل کر، مدنی ماحول اپنانے اور مدنی قافلے میں سفر کرکے خوب برکتیں لُوٹنے والے ایک عاشقِ رسول کی مدنی بہار سُنیے:

فیشن پرست ’’ مُبلِّغِ سُنَّت ‘‘ بن گئے:

اِنْدَور شہر (.M.P الھند) کے ایک ماڈَرن نوجوان نے آخِری عَشرہ رَمَضانُ الْمُبارک ۱۴۲۶ھ میں تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی طرف سے کئے جانے والے اِجتماعی اِعتِکاف میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ اِعتِکاف کرنے کی سَعادت حاصِل کی۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول اور عاشِقانِ رسول کی صُحبت کی بَرَکت سے قَلب میں مَدَنی اِنقلاب برپا ہو گیا، چہرے پر داڑھی کی بہاریں مُسکرانے لگیں اور سبز عمامہ شریف سے سر سبز ہو گیا، ہاتھوں ہاتھ 12 دن کے لئے سُنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافِلے کے مُسافِر بن گئے خُوب مَدَنی رنگ چڑھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مُبلِّغِ دعوتِ اسلامی بن گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنے شہر کے اَندر دعوتِ اسلامی کی ایک حلقہ مُشاوَرَت کے نگران کی حیثیت سے مَدَنی کاموں کی دُھومیں مچانے کی سعادت بھی حاصل ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

لمبی اُمیدوں کے اَسباب وعلاج:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر مرض کے کئی اَسباب ہوتے ہیں، اگر ان اَسباب کو ختم کر دیا جائے تو وہ مَرَض بھی ختم ہو سکتا ہے، لہٰذا لمبی اُمیدوں کے اسباب وعلاج پیشِ خدمت ہیں:

پہلا سبب: دُنیا کی مَحبَّت

لمبی اُمیدوں کا پہلا سبب حُبِّ دُنیا (یعنی دُنیا کی مَحبَّت) ہے چُنانچہ اَمِیْرُالْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضیٰ، شیر خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ **سیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: **مجھے تم پر دو(2) باتوں کا بہت زِیادہ خوف ہے، خواہش کی پیروی کرنا اور لمبی لمبی اُمیدیں رکھنا۔** خواہش کی پیروی تو حق بات سے روکتی ہے اور لمبی لمبی اُمیدیں دُنیا کی مَحبَّت میں مُبتلا کر دیتی ہیں۔ یاد رکھو! بے شک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اسے بھی دُنیا عطا فرماتا ہے، جس سے مَحبَّت کرتا ہے اور اسے بھی دیتا ہے، جسے ناپسند کرتا ہے، مگر جب وہ کسی بندے سے مَحبَّت فرماتا ہے تو اسے ایمان (کی دولت) عطا فرماتا ہے۔ سُن لو! کچھ لوگ دِین والے ہیں اور کچھ دُنیا والے۔ تم دِین والے بنو، دُنیا والے نہ بنو۔ یاد رکھو! دُنیا پیٹھ پھیر کر جا رہی ہے۔ جان لو! آخرت قریب آ چکی ہے۔ خبر دار! آج تم عمل کے دن میں ہو، اس میں حساب نہیں اور عنقریب تم حساب کے دن میں ہو گے، جہاں کوئی عمل نہ ہو گا۔ (موسوعۃ ابن ابی الدنیا، قصر الامل، ۳/۳۰۳، رقم:۳) جب بندہ دُنیا سے اس قدر مَحبَّت کرے کہ دُنیوی خواہشات، لذّتوں اور مُعاملات کا جُدا ہونا، اس کے دل پر ناگوار گُزرے تو اس کا دل دُنیوی لذّتوں کا خاتمہ کرنے والی موت کے بارے میں غور و فکر سے رُک جاتا ہے۔ جو چیز انسان کو ناپسند ہوتی ہے، اُسے خُود سے دُور کرنے کی کوشش کرتا ہے، جبکہ یہی انسان بے کار قسم کی آرزوؤں میں مصروف نظر آتا ہے اور چاہتا ہے کہ ہر کام خواہشات کے مُطابِق ہو جائے۔ لہٰذا دُنیا میں ہمیشہ رہنا ہی اس کی اصل چاہت ہوتی ہے اور اسی وجہ سے

www.dawateislami.net

مسلسل انہیں خیالات میں گِھرا رہتا ہے اور اپنے دل میں گھر بار، بیوی بچے، دوست اَحباب، مال و دولت اور دیگر تمام اَسباب کو ضروری سمجھتا ہے اور پھر اسی سوچ پر اس کا دل جَم جاتا ہے اور یُوں موت کو بُھول جاتا ہے۔

دُنیا کی مَحبَّت کا علاج

اس سبب کا علاج یہ ہے کہ قیامت کے دن اور اس میں پہنچنے والے سخت عذاب اور ملنے والے بہت بڑے ثواب پر ایمان لائے، جب اس پر یَقینِ کامل ہو جائے گا تو دل سے دُنیا کی مَحبَّت نکل جائے گی کیونکہ عُمدہ چیز کی مَحبَّت دل سے گھٹیا چیز کی مَحبَّت نکال دیتی ہے اور جب بندہ دُنیا کو حقارت اور آخرت کو پسندیدہ نگاہوں سے دیکھے گا تو دُنیا کی جانب تَوجُّہ کرنے میں ناگواری محسوس کرے گا، اگرچہ مشرق و مغرب کی بادشاہت ہی اسے کیوں نہ دے دی جائے۔ وہ کس طرح دُنیا پر خُوش ہو گا یا اس کے دل میں دُنیا کی مَحبَّت جڑ بنا سکے گی؟ جبکہ اس کے دل میں تو آخرت پر ایمان پُختہ ہو چکا ہے۔ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دُعا کرتے ہیں کہ دُنیا کو ہماری نظروں میں ایسی ہی وَقْعت دے جیسے اس نے اپنے نیک بندوں کی نظروں میں دی۔

دوسرا سبب: جہالت و لاعلمی

لمبی اُمیدوں کا دوسرا سبب جہالت و لاعلمی ہے۔

(۱) جہالت یا تو یُوں پائی جاتی ہے کہ انسان اپنی جوانی پر بھروسا کر کے یہ سمجھ بیٹھتا ہے کہ جوانی میں موت نہیں آئے گی اور بے چارہ اس بات پر غور نہیں کر پاتا کہ شہر بھر کے بُوڑھوں کو شُمار کیا جائے تو ان کی تعداد مُردوں کے دسویں حصہ کو بھی نہ پہنچے گی اور تعداد کم ہونے کی وجہ یہی ہے کہ زیادہ تر لوگ جوانی میں ہی مَر جاتے ہیں۔ گویا ایک بوڑھا مرتا ہے تو ہزار بچے اور جوان مَر رہے ہوتے ہیں۔

(۲) یا جہالت یُوں پائی جاتی ہے کہ صحت مند رہنے کی وجہ سے موت نہیں آئے گی اور اچانک

موت آنے کو ایک آدھ واقعہ شمار کرتا ہے اور یہی اس کی جہالت ہے کہ یہ ایک واقعہ نہیں ہے اور اگر ایک آدھ واقعہ شمار کر بھی لیا جائے تو بیماری کا اچانک ظاہر ہو جانا کچھ مشکل نہیں، کیونکہ ہر بیماری اچانک آسکتی ہے اور جب انسان اچانک بیمار ہو سکتا ہے تو اچانک موت کا آنا ذرا بھی مُشکل نہیں۔ اس کا علاج یہ ہے کہ اپنا ذِہن یُوں بنائے کہ دوسرے جس طرح مَرتے ہیں، میں بھی مَروں گا، میرا جنازہ بھی اُٹھایا جائیگا اور قبر میں ڈال دیا جائے گا، شاید میری قبر کو ڈھانپ دینے والی سِلیں تیار ہو چکی ہوں گی۔ اس غَفلت سے چھٹکارا حاصل نہ کرنا اور یُوں ٹال مٹول کرتے رہنا، سَراسَر جہالت ہے۔

(احیاء العلوم، کتاب ذکر الموت، بیان السبب۔۔۔الخ، ۲۰۲/۵، ۲۰۱، ملخصاً)

مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے

حضرت سَیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے تین (3) اَشْخاص سے دوستی نہ کرنے کا حکم فرمایا ہے، چُنانچہ آپ کا فرمان ہے: (۱) فاجر (گنہگار) سے تَعلُّق نہ رکھ، کیونکہ وہ اپنے فعل کو تیرے لئے مُزَیَّن کرے گا اور یہ چاہے گا کہ تُو بھی اس جیسا ہو جائے اور اپنی بدترین خَصلَت کو اچھا کرکے دِکھائے گا، تیرے پاس اس کا آنا جانا، عیب اور ننگ (بدنامی) ہے اور (۲) اَحمق سے بھی بھائی چارہ نہ کر کہ وہ اپنے کو مَشَقَّت میں ڈال دے گا اور تجھے کبھی نفع نہیں پہنچائے گا اور کبھی یہ ہو گا کہ تجھے نفع پہنچانا چاہے گا مگر ہو گا یہ کہ نُقصان پہنچا دے گا۔ اس کی خاموشی بولنے سے بہتر ہے اور اس کی دُوری نزدیکی سے بہتر ہے اور (۳) جھوٹے سے بھی بھائی چارہ نہ رکھ کہ اس کے ساتھ مُعاشرت تجھے نفع نہیں دے گی، تیری بات دوسروں تک پہنچائے گا اور دوسروں کی تیرے پاس لائے گا اور اگر تُو سچ بولے گا جب بھی وہ سچ نہیں بولے گا۔ (کنز العمال، کتاب الصحبة، باب فی آداب الصحبة، ۹/۷۵، حدیث: ۲۵۵۷۱)

حضور داتا گنج بخش حضرتِ سیِّدُنا علی بن عُثمان ہَجوَیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "نفس کی عادت ہے کہ وہ اپنے ساتھیوں سے راحَت پاتا ہے اور جس قِسم کے لوگوں کی صُحبت اِختیار کی جائے، وہ

www.dawateislami.net

اُنہی کی خصلت وعادت اِختیار کرلیتا ہے، یہاں تک کہ "باز" آدمی کی صُحبت میں سُدھر جاتا ہے، طوطی آدمی کے سکھانے سے بولنے لگتی ہے، گھوڑا اپنی وَحشیانہ خصلت ترک کرکے مُطیع بن جاتا ہے۔ یہ مِثالیں بتاتی ہیں کہ صُحبت کا کتنا اَثَر و غَلَبہ ہوتا ہے اور یہ کس طرح عادتوں کو بدل دیتی ہے، یہی حال تمام صُحبتوں کا ہے۔" (کشف المحجوب فارسی، ص ۳۷۵) معلوم ہوا کہ "صحبت" انسان کو نیک یا بد بنانے میں بہت بڑا کردار ادا کرتی ہے۔ اچھی صحبت کے لیے اچھا ماحول ضروری ہے، اچھے ماحول سے وابستہ ہونے پر ظاہر و باطن کی اصلاح ہوتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اس دَور میں دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بہت بڑی نعمت ہے، لہٰذا آپ بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، اس کی برکت سے لمبی اُمیدوں میں کمی آئے گی، خوفِ خدا بڑھے گا، دُنیا کی مَحَبَّت کم ہو گی، مال کی مَحَبَّت دل سے نکل جائے گی اور اِیثار کا جذبہ پیدا ہو گا۔ اِن شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

12 روزہ مدنی کورس کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیک بننے اور دوسروں کو نیک بنانے کی کوشش کا جذبہ پانے کیلئے 12 روزہ مدنی کورس بھی کرنے کی سعادت حاصل کرنی چاہئے۔

شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابُوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس پُرفِتَن دَور میں نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مُشتمل شریعت و طریقت کا جامع مجموعہ مدنی انعامات کی صُورت میں عطا فرمایا ہے، اس 12 روزہ مدنی کورس میں ان مدنی اِنعامات پر عمل کرنے کی آسانیاں اور ان پر عمل کرنے کی عملی مشق بھی کروائی جاتی ہے، اس کے علاوہ تَہَجُّد، اِشراق وچاشت، دُرُست تَلَفُّظ کے ساتھ تلاوتِ قرآنِ پاک، اَوراد و وظائف، مُناجات، مدنی حلقہ اور شجرہ شریف بھی پڑھا جاتا ہے۔ نیز باطن کی اِصلاح وتَربِیَت کیلئے مُہلکات (یعنی ہلاکت میں ڈالنے والی باطنی بیماریوں) مثلاً حسد، تکبُّر، رِیاکاری، بدگُمانی وغیرہ موضوعات پر بیانات، نماز کا طریقہ، فُضُول باتوں سے

www.dawateislami.net

بچنے کے لئے اِشارے اور بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔

دُعائے عطار! یا اللہ عَزَّوَجَلَّ جو کوئی بھی 12 روزہ مدنی کورس کرے، پُل صراط پر سے وہ بجلی کی سی تیزی سے گزر جائے اور بے حساب جنّت میں داخلہ حاصل کرلے اور محبوبِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اسے پڑوس مل جائے۔

مدنی اِنعامات کی بھی مرحبا کیا بات ہے

قُربِ حَق کے طالبوں کے واسطے سوغات ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

- بصرہ کا بادشاہ لمبی اُمیدوں کی وجہ سے دُنیوی عیش و عشرت میں مُبتلا ہوا، جیسے ہی دل سے لمبی اُمیدوں کی آگ بجھی، غفلت کا اندھیرا دُور ہوا، تو اُس کا دل توبہ کی جانب مائل، گُناہوں سے بیزار اور دُنیا سے اُچاٹ ہوگیا نیز لمبی اُمیدوں کو چھوڑ کر گناہوں پر نادِم ہونے کی برکت سے اُس کا خاتمہ بھی توبہ پر ہوا۔
- لمبی اُمید کے دھوکے میں مُبتلا ہو کر انسان یہ سوچتا ہے کہ ابھی عُمر بہت ہے، نیکیاں آئندہ کرلیں گے، اِسی خیال میں رہتے ہیں کہ موت آجاتی ہے۔
- لمبی اُمید عمل کو ضائع کروادیتی ہے، نَفسانی خواہشات میں مُبتلا کرکے انسان کو عاجز و لاچار بنادیتی ہے۔
- دُنیوی اُمیدوں میں کمی سے غفلت طاری نہیں ہوتی، انسان گُناہ پر دلیر نہیں ہوتا، توبہ میں

جلدی کرتا ہے اور ہر وَقت اپنی موت کو پیشِ نظر رکھتا ہے، یہی وجہ ہے کہ ہمارے بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن خُود کو لمبی اُمیدوں سے بچایا کرتے تھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے آج بھی دُنیا سے بے رغبتی اور نااُمیدی رکھنے والوں کی ایسی مثالیں مَوْجُود ہیں، جن کے واقعات مُلاحَظہ کرنے کے بعد بُزرگانِ دین عَلَیْہِم رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ صحبت انسان کو نیک یا بد بنانے میں بہت بڑا کردار اَدا کرتی ہے۔ اچھی صحبت کے لیے اچھا ماحول ضروری ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اس دَور میں دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بہت بڑی نعمت ہے، لہٰذا آپ بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، اس کی برکت سے لمبی اُمیدوں میں کمی اور دیگر باطنی اَمراض سے نَجات ملے گی۔

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی حلقہ"

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تَبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سِیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا مُشکبار مدنی ماحول اچھی صُحبت فَراہم کرتا ہے، اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر لاکھوں لوگ گُناہوں بھری زِندگی سے تائب ہو کر نیکیوں بھری زِندگی گُزار رہے ہیں۔ آپ بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں حصّہ لینے والے بن جائیے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام نمازِ فجر کے بعد مَدَنی حَلْقہ بھی ہے۔ جس میں روزانہ 3 آیاتِ قرآنی کی تلاوت مع ترجمہ کَنْزُالایمان و تفسیر خزائنُ العرفان / تفسیر نورُالعرفان / تفسیر صِراطُ الجنان، درسِ فیضانِ سُنَّت (4 صفحات) اور شَجَرہ قادِریہ، رَضَویہ، ضیائیہ، عطاریہ پڑھا جاتا ہے۔ قرآنِ کریم کو پڑھنے پڑھانے اور سمجھنے سمجھانے کی بڑی برکتیں ہیں، نبیِّ مُکرَّم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جس شخص نے قرآنِ پاک سیکھا اور سکھایا اور جو کچھ قرآنِ پاک میں ہے، اس پر عمل کیا، قرآن شریف اس کی شفاعت کریگا اور جنّت

www.dawateislami.net

میں لے جائے گا۔(تاریخ دمشق لابن عساکر ج ۴۱ ص ۳، اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطَّبَرانِیّ ج ۱۰ ص ۱۹۸ حدیث ۱۰۴۵۰) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: جس شخص نے قرآنِ کریم کی ایک آیت یا دِین کی کوئی سُنَّت سکھائی، قِیامت کے دن اللہ تعالٰی اس کیلئے ایسا ثواب تیار فرمائے گا کہ اس سے بہتر ثواب کسی کیلئے بھی نہیں ہو گا۔(جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوْطِیّ، ۷/۲۰۹، حدیث ۲۲۴۵۴) لہٰذا آپ بھی پابندی کے ساتھ مدنی حلقے میں شرکت کی نِیَّت فرمالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی خُوب خُوب برکتیں حاصل ہوں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنَّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(ابنِ عَساکِر ج ۹ ص ۳۴۳)

سینہ تِری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**163 مدنی پھول**" سے پانی پینے کے چند مدنی پھول سُنتے ہیں:

دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم: 3 اُونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں مَت پیو، بلکہ دو یا تین مرتبہ (سانس لے کر) پیو اور پینے سے قبل **بِسْمِ اللہ** پڑھو اور فَراغت پر **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** کہا کرو (تِرمِذی ج ۳ ص ۳۵۲ حدیث ۱۸۹۲) 3 نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے برتن میں سانس لینے یا اس میں پھُونکنے سے مَنْع فرمایا ہے۔(ابوداود ج ۳، ص ۴۷۴، حدیث: ۳۷۲۸) مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مُفْتی احمد یار خان

www.dawateislami.net

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: برتن میں سانس لینا جانوروں کا کام ہے نیز سانس کبھی زہریلی ہوتی ہے اِس لیے برتن سے الگ مُنہ کر کے سانس لو، (یعنی سانس لیتے وَقت گلاس مُنہ سے ہٹا لو) گرم دُودھ یا چائے کو پُھونکوں سے ٹھنڈا نہ کرو بلکہ کچھ ٹھہرو، قدرے ٹھنڈی ہو جائے پھر پیو۔ (مراۃ ج٦ص٧٧) البتّہ دُرُودِ پاک وغیرہ پڑھ کر بہ نیّتِ شِفا پانی پر دَم کرنے میں حَرَج نہیں 3 پینے سے پہلے **بِسْمِ الله** پڑھ لیجئے 3 چُوس کر چھوٹے چھوٹے گُھونٹ پئیں، بڑے بڑے گھونٹ پینے سے جِگر کی بیماری پیدا ہوتی ہے 3 پانی تین سانس میں پئیں 3 بیٹھ کر اور سیدھے ہاتھ سے پانی نوش کیجئے 3 پینے سے پہلے دیکھ لیجئے کہ پینے کی شے میں کوئی نُقصان دہ چیز وغیرہ تو نہیں ہے (اِتحافُ السّادۃ للزّبیدی ج٥ص٥٩٤) 3 پی چکنے کے بعد **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** کہیے 3 گلاس میں بچے ہوئے مُسلمان کے صاف سُتھرے جھوٹے پانی کو قابلِ استعمال ہونے کے باوُجود خوامخواہ پھینکنا نہ چاہئے 3 منقول ہے: **سُؤْرُ الْمُؤمِنِ شِفَاءٌ** یعنی مُسلمان کے جُھوٹے میں شِفا ہے (فتاوٰی کُبریٰ فقہیہ، لابن حجر الہیتمی ج٤ص١١٧) 3 پی لینے کے چند لمحوں کے بعد خالی گلاس کو دیکھیں گے تو اس کی دیواروں سے بہ کر چند قطرے پیندے میں جمع ہو چکے ہوں گے انہیں بھی پی لیجئے۔

ہزاروں سُنَّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب (١) 312 صفحات پر مشتمل کتاب "بہارِ شریعت" حصّہ 16 اور (٢) 120 صفحات کی کتاب "سُنَّتیں اور آداب" ہدیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنَّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنَّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

آؤ مدنی قافلے میں ہم کریں مل کر سفر
سُنَّتیں سیکھیں گے اس میں اِنْ شَاءَ الله سر بسر
تیس تیس اور بارہ بارہ دن کے مدنی قافلے
میں سفر کرتے رہو جب بھی تمہیں موقع ملے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 7 دُرودِ پاک

شبِ جمعہ کا دُرُود: اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزُرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم اسے قبر میں اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (اَفْضَلُ الصَّلَوات عَلٰی سَیِّدِ السَّادات ص ۱۵۱ ملخصًا)

(2) تمام گناہ معاف: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُود پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (اَیضاً ص ٦٥)

(3) رحمت کے ستّر دروازے صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اس پر رحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیْع ص ۲۷۷)

(4) ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُما سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اس دُرُود پاک کو پڑھنے والے کیلئے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔

(مَجْمَعُ الزَّوَائِد ج ۱۰ ص ۲۵۴ حدیث ۱۷۳۰۵)

www.dawateislami.net

(5)چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرتِ احمد صاوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی **بعض بزرگوں سے نقل کرتے ہیں: اس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔** (اَفْضَلُ الصَّلَوات عَلٰی سَیِّدِ السَّادات ص ۱۴۹)

(6) قُربِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

(7)دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعظَّم ہے: جو شخص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔ (الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱)

www.dawateislami.net